بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۱۳ شوال ۱۳۸۸ھ ۳ صلح ۱۳۴۸ ہش ۳ جنوری ۱۹۶۹ء | نمبر ۳
مسعود احمد ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خدائی رحمتوں اور فضلوں سے مالامال کرنے والا

جماعت احمدیہ کا مقدس و بابرکت ۷۷ واں الٰہی جلسۂ سالانہ

جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنیوالے ہزارہا خوش نصیب احباب سے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعدد خطابات

جمعہ کا پُرمعارف خطبہ۔ دائمی عید اور اس کی مسرتوں کا تذکرۂ جمیل۔ علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ

(۳)

ہدایت کی سب راہوں کو منور کرنیوالی کتاب

جلسہ سالانہ کی ایک اور عظیم الشان برکت کے طور پر پاکستان کے مختلف علاقوں اور دور دراز ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا احباب کو نماز جمعہ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اقتدا میں ادا کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ فتح ۱۳۴۷ ہش کو ڈیڑھ بجے سے کچھ دیر بعد جلسہ گاہ میں تشریف لاکر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ النحل کی حسب ذیل آیت کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ

(النحل آیت ۹۰)

ترجمہ۔ اور ہم نے یہ کتاب ہر ایک بات کو کھول کر بیان کرنے کے لئے اور تمام لوگوں کی راہ نمائی کے لئے اور ان پر رحمت کرنے اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو بشارت دینے کے لئے اتاری ہے۔

حضور نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قرآن کریم نیکی اور تقویٰ کی سب راہوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ پھر قرآن کریم نے ہدایت کی سب راہوں کو اس درجہ منور کیا ہے کہ لوگ انہیں پہچان کر ان پر گامزن ہو سکیں۔ پھر اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہدایت کی راہوں کو پہچان لینے کے بعد قرآن ہی کے ذریعہ سے ان راہوں پر چلنے کی توفیق انسان کو ملتی ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وہ اصول بھی بیان کئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے ہدایت کی راہوں پر چلنے اور ہمیشہ ہی گامزن رہنے کی اہلیت انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا قرآن کریم نے یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد مومنوں کو ایک عظیم الشان بشارت دی ہے۔ میں یہ عظیم الشان بشارت دوستوں تک اس دعا کے ساتھ پہنچاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بشارتیں دی ہیں وہ قرآنی تعلیم اور ہدایتوں پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی ہمارے حق میں پوری ہوتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرۂ جمیل

۲۷ فتح کو نماز جمعہ پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے اجلاس میں ایک نہایت ہی ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی جو دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ حضور کی یہ تقریر اول سے آخر تک جماعت احمدیہ پر پیہم نازل ہونے والے افضال و انعامات اور تائید و نصرت کے بعض تازہ واقعات کے تذکرۂ جمیل پر مشتمل تھی۔ تقریر کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ مامور کا زمانہ دراصل عید کا زمانہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے مبعوث کردہ مامور پر ایمان (باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "فلو" کا اثر ابھی کچھ باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اعلان احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سارا ہفتہ (۴ صلح تا ۱۰ صلح ۱۳۴۸ ہش) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے عام ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ احباب اس امر کا خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ازراہ شفقت سیدہ فالدہ بنت مکرم سید مقبول احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور سید تنویر مجتبیٰ صاحب بی ایس سی (مکینیکل انجینئرنگ) پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اسلام آباد ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ کے نکاح کا اعلان پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا اور دعا فرمائی کہ یہ رشتہ اس خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان کی آئندہ نسلیں اسلام کی سچی خادم ہوں۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

— کراچی بذریعہ تار مکرم شمیم یوسف صاحب نے کراچی سے اطلاع دی ہے کہ مکرم قیس مینائی صاحب ان دنوں شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

— مکرم راشد الدین صاحب مقیم ریاست واشنگٹن کا نکاح ہمراہ مکرمہ طلعت ناصرہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکتوبر میں ربوہ میں پڑھا تھا۔ لانگ آئی لینڈ (Long Island) نیویارک میں رخصتانہ کی تقریب ۶ دسمبر کو عمل میں آئی۔ اور ۱۰ دسمبر کو واشنگٹن ڈی سی میں مسجد فضل میں دولہا کی طرف سے ولیمہ کی دعوت دی گئی جس کا اہتمام مکرم سید جواد علی صاحب نے کیا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مسلمہ اور جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت فرمائے
(قریشی مقبول احمد مبلغ انچارج امریکہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ صلح ۱۳۴۸ ہش

موجودہ زمانہ اور آسمانی فیصلے

اسلام کے زیر اثر یورپ میں جب سے عقلیت کا آغاز ہوا ہے۔ چونکہ یورپ کے سامنے موجودہ عیسائیت ہی مذہب کا ایک تصور تھا جس کی بنیاد بت پرستانہ رسومات اور توہمات پر قائم کی گئی ہے۔ اس لئے جب اسلام نے مذہب میں عقل سے کام لینے کا نظریہ پیش کیا۔ تو فہمیدہ طبقہ نے بجائے اسلام کا مطالعہ کرنے کے بے خدا یونانی فلسفہ کی طرف رخ کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل یورپ نے عقل خداداد کو مشاہداتی اور تجرباتی سائنس کی طرف متوجہ کر دیا اور انہوں نے اپنا پورا زور اس میں لگا دیا جس سے مادیاتی نظریات ابھر آئے۔

ایک لحاظ سے دنیا کو اس سے فائدہ ہوا کہ توہمات کا قلع قمع ہو گیا اور توہمات اور رسومات سے بنی نوع انسان کو نجات حاصل ہو گئی۔ اور اسلام کے لئے میدان صاف ہو گیا۔

موجودہ زمانہ اس لحاظ سے بحران کا زمانہ ہے۔ ایک طرف تو سائنسی ترقی اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اور انسانی عقل اس محدود ماحول میں اپنے عجائبات دکھا رہی ہے۔ دوسری طرف نقصان یہ ہوا کہ انسان اخلاق میں ترقی معکوس کر کے حیوانی سطح کو چھونے لگا ہے۔

الغرض موجودہ زمانہ انسانیت کے لئے سخت خطرناک زمانہ ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری زمانہ ہے۔ اگر انسان کی اصلاح اس زمانے میں نہ ہوئی تو دنیا اگر فنا نہ بھی ہوئی تو دوزخ کا نمونہ بن کر رہ جائے گی۔ جو فنا ہونے سے زیادہ خطرناک حالت ہے۔

اس وقت دیکھا جائے تو دنیا کے کسی خطہ میں امن وامان باقی نہیں رہا۔ ہر قوم اور ہر ملک سخت بے چینی کے دور سے گزر رہا ہے۔ حالت یہ ہے کہ بعض قوموں نے اس قدر مادی طاقت حاصل کر لی ہے۔ کہ وہ دنیا کے لئے خطرہ بن گئی ہیں۔ چونکہ انسان مذہب اور اخلاق سے معرّا ہو چکا ہے۔ یہ طاقت بہیمیت اور حیوانی جذبات کو ابھارنے کے سوا اور کہیں خرچ نہیں ہو رہی۔ تاہم خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ابھی انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا عملی طور پر ان اقوام میں کچھ اثر موجود ہے۔ اور عقل ان کو ایک حد تک بریک کا کام دے رہی ہے۔ اگر یہ سہارا نہ ہوتا تو دنیا کب کی فنا کی گھاٹ اتر چکی ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے یہ کائنات تخلیق کی ہے نہیں چاہتا کہ دنیا اس طرح تباہ ہو جائے۔ اس لئے اس نے دنیا کو بچانے کا بھی انتظام کیا ہے۔

اگر ہم آسمانی نوشتوں کو دیکھیں اور ان پر غور کریں تو انسان کی موجودہ حالت کا نقشہ ان میں موجود پائیں گے۔ اور آج جو خطرے انسان کو لگے ہوئے ہیں ان کو پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ دنیا کس طرح بچائی جا سکتی ہے۔ اور فی الواقع بچائی جائے گی۔ اناجیل اربعہ اگرچہ روایتی ہیں۔ اور ان میں بعد میں تحریف بھی ہوئی ہے۔ تاہم ان میں آخری زمانہ کے متعلق خبریں بھی گو مسخ شدہ صورت میں سبھی موجود ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

- خود خرید کر پڑھے۔

نیا سال — نیا عزم

خاشاک میں پیدا نئے انداز کرینگے
اب ہم ہی نئے دَور کا آغاز کرینگے

بخشیں گے نیا سوزِ دروں اہلِ چمن کو
ہر پھول کو ہم صاحبِ اعجاز کرینگے

ہم کھول کے فطرت کی تجلّی کے دریچے
میخانۂ کونین کے دَر باز کرینگے

سکھلائیں گے آدابِ جنُوں اہلِ خرد کو
انسان کو انسان کا ہمراز کریں گے

وہ وقت بھی آئے گا کہ اس خاک کے ذرے
اِس فرش پہ کیا۔ عرش پہ پرواز کریں گے

خود سینۂ صحرا سے لپٹ جائے گی شبنم
گُل — دشت کے کانٹوں پہ کبھی ناز کرینگے

اے ہم نفسو! حق کا نیا جام مبارک!
ہاں غلبۂ اسلام کے ایام مبارک!

عبدالسلام اختر
ایم۔ اے

ضروری اعلانات

۱۔ امسال جو دوست حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہوں۔ وہ اپنے نام اور پروگرام سے نظارت اصلاح وارشاد کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ سفر بذریعہ ہوائی جہاز کریں گے۔ یا بذریعہ بحری جہاز۔ (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

۲۔ ایک احمدی دوست کو تبلیغی اغراض کے پیش نظر "احمدیہ پاکٹ بک" مولفہ مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست یہ کتاب مہیا کر سکیں۔ تو نظارت کو اطلاع دیں۔ انشاء اللہ قیمت جتنی طلب کی گئی ادا کر دی جائیگی (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزم کیپٹن ملک عبدالماجد ولد محترم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم گجراتی کا نکاح مسماۃ نصرت جمال بنت اللہ داد خان مراد آبادی کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۳/۱/۶۸ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے واسطے اس رشتہ کو بابرکت بنائے۔

قمر احمد قریشی بریلوی سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

تقریر محترم مولینا ابو العطاء صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

مورخہ ۲۶ فتح (۲۶ دسمبر ۶۸ء) ۱۳۴۷ ہش کو جماعتِ احمدیہ کے سترھویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے دوسرے اجلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ
وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ
الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ
وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ
لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا
وَّ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
(النور ع ۷)

حضرات! میری تقریر کا عنوان "خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین" مقرر ہے۔ اس مضمون کے پانچ اہم حصے ہیں:-

۱- خلافتِ راشدہ کی تعریف اور ضرورت۔ خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں۔ وہ کیونکر اور کن مقاصد کے لئے قائم ہوتی ہے؟

۲- اسلام کی نشأۃ اولیٰ اور نشأۃ ثانیہ۔ خلافتِ راشدہ کے دو دَور۔

۳- تجدیدِ دین سے کیا مراد ہے؟ مجدد والی حدیث اور اس کے مصداق کون ہیں؟

۴- مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور مسیح موعودؑ کے بعد نظامِ خلافت کا دائمی ہونا۔

۵- اسلام کے دَورِ اوّل اور دَورِ ثانی کے خلفاءِ راشدین کی تجدیدِ دین کا مختصر ذکر۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے اپنے روحانی آسمانی نظام کو زمین پر قائم کرنے کے لئے یہی طریق جاری فرمایا ہے کہ وہ نبیٔ وقت کے ذریعہ اس کی اساس اور بنیاد رکھتا ہے دینِ حق کو قائم کرتا ہے اپنی شریعت کو جاری فرماتا ہے اور پھر اس نبی کے خلفاءِ راشدین کے ذریعہ اس نظام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے اس دینِ حق کی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے اور اپنی شریعت کا پورا نفاذ فرماتا ہے الٰہی صحیفوں اور مذاہب کی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ابتداء سے قائم و دائم ہے۔

ٹھیک چودہ سو ایک سال پیشتر جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا و مولانا حضرت خاتم النبیین سید الاوّلین والآخرین محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبوت و رسالت کی خلعت سے سرفراز فرمایا اور آپؐ کو ساری دُنیا، ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے رسول بنایا تو آپؐ کے ذریعہ اُس آسمانی نظام کی آخری تکمیل کا اعلان فرما دیا جس کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت رکھی گئی تھی اسی لئے فرمایا:-

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ
عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔
(سورہ المائدہ ع ۱)

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس دینِ حق کو قائم کیا گیا اسے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا اس دین کی شریعت قرآن مجید ہر قسم کی تبدیلی و ترمیم سے پاک قرار دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔
(سورہ الحجر ع ۱)

کہ ہم نے ہی اس قرآنِ پاک کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اغراضِ بعثت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی
الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ
وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ۔
(سورہ جمعہ ع ۱)

کہ اللہ ہی نے ان اُمیوں میں اپنے عظیم رسول کو مبعوث فرمایا ہے جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات و احکام پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ نفوس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یہ لوگ اس سے پیشتر کھلی گمراہی میں تھے۔

گویا نبوتِ محمدیہ کے مقاصدِ اربعہ یہ ہیں:-

۱- تلاوت آیاتِ الٰہیہ
۲- تزکیۂ نفوس
۳- تعلیم کتاب
۴- تعلیم حکمت

ان چاروں مقاصد کو رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پورا کیا گیا آپؐ کے ذریعہ قرآن پاک ایسی جامع شریعت قائم کی گئی۔ آپؐ کے ذریعہ صحابہؓ کو معارفِ قرآنی کا وہ علم دیا گیا انہیں آسمانی احکام کے وہ اسرار اور حکمتیں سکھائی گئیں کہ وہ دُنیا بھر کے معلّم اور استاد بن گئے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عرب قوم کی کایا پلٹ گئی اور وہ لوگ روحانی طیور بن گئے۔ وہ ساری دنیا کے ہادی اور راہنما قرار پائے اور اس آسمانی امانت کے حامل بن گئے جسے خدائے ذوالعرش کے حکم سے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے سامنے پیش فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو کامل دین قرار دیا اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ اسے معلوم تھا اور اس نے خود فرمایا تھا

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ
مَّیِّتُوْنَ۔

کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بشر رسول ہونے کے باعث فانی وجود ہیں۔ آپؐ ہمیشہ کے لئے اس جسم کے ساتھ اپنے صحابہؓ اور اپنی امّت میں نہیں رہ سکتے ہاں آپؐ کے انوار و برکات ہمیشہ قائم رہیں گے اور ان کا رہنا ضروری ہے آپؐ کا لایا ہوا دین ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو انتظام فرمایا اس کا ذکر سورۂ نور میں یوں فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ
الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ
وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ
بِیْ شَیْئًا وَ مَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جو نیکو کار ہیں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں خلافتِ راشدہ کو قائم کرے گا انہیں خلیفہ بنائے گا اور یہ اس سنّت کے مطابق ہوگا جیسا کہ وہ پہلے نبیوں کی جماعتوں میں اس نظامِ خلافت کو قائم کرتا رہا ہے پھر اس بابرکت نظام خلافت راشدہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے برگزیدہ دین (اسلام) کو تمکنت بخشے گا اسے مضبوط کرے گا اور اسے دنیا بھر میں پھیلائے گا۔ اس راستہ میں ان پر جو بھی خوف کی حالتیں پیدا ہوں گی اللہ تعالیٰ انہیں امن سے بدل دے گا۔ وہ لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی قسم کا شرک نہ کریں گے ان خلفاء کا انکار کرنے والے اور اس نظام خلافتِ راشدہ کی ناقدری اور خلاف ورزی کرنے والے خدا کے ہاں نافرمان اور فاسق قرار پائیں گے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبوتِ محمدیہ کے بعد امتِ مسلمہ کے لئے اپنی سب سے بڑی نعمت خلافت کا ذکر فرمایا ہے اور اسے اپنے وعدہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ خلافتِ راشدہ کو نبوت

لازمہ قرار دیا ہے اور اسے تمکنتِ دین اور توحید کے قیام کا موجب ٹھہرایا ہے۔ سورہ جمعہ کی آیت میں جن مقاصد نبوت کا تذکرہ ہے انہی مقاصد کی تکمیل سورۂ نور میں خلافت کی غرض و غایت قرار دی ہے۔ پس خلافتِ راشدہ نبوت کا تتمہ اور تکملہ ہے اسی لئے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(کنز الاعمال)

کہ ہر نبوت کے بعد دورِ خلافت ضروری ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت قائم ہو مگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ عقلی طور پر بھی خلافت کا نظام نبوت کے ساتھ لازمی ہے کیونکہ نبی جس باغ کو لگاتا ہے جن درختوں کی آبپاشی کرتا ہے جو صحابہ اس کی آغوشِ تربیت میں آتے ہیں۔ ان کی حفاظت اور شیرازہ بندی نبی کی وفات کے بعد بجز نظامِ خلافت ممکن نہیں۔ دشمن اس باغ کو اُجاڑنے کے درپے ہوتے ہیں مخالفین نبی کی خیرہ کن کامیابیوں کو دیکھ کر اس امید پر دن گنتے ہیں کہ نبی کی وفات کے بعد ایک بھرپور حملہ کرکے اس کے سارے کام کو خاک میں ملا دیں گے۔ پھر نبی کی وفات اس کے ماننے والوں کے لئے ایسا خطرناک زلزلہ ہوتا ہے کہ بہت سے نومسلم گھبرا جاتے ہیں اور بہت سے کمزور لوگ ارتداد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ خلافتِ راشدہ کی ڈھال کے ذریعہ دشمنانِ حق کے حملہ کو پسپا کرتا ہے اور کمزور مومنوں کے لئے خلیفۂ رسول کو سپر کے طور پر قائم فرماتا ہے نبی بہرحال انسان ہے اسے اپنے دعویٰ کے بعد کافی وقت پیغامِ حق پہنچانے میں اور پھر معاندین سے مقابلہ میں خرچ کرنا پڑتا ہے اسی دوران شمعِ حقیقت کے پروانے تو اس کے اردگرد جمع ہوتے رہتے ہیں اور اس کے نور سے منور ہوتے ہیں مگر جب یہ حالت اپنے نقطۂ عروج پر پہنچنے والی ہوتی ہے تو نبی کی انسانیت کی وجہ سے اس کے کوچ کا وقت آ جاتا ہے اور مومنوں کی جماعت یتیم ہو کر رہ جاتی ہے دشمن خوش ہوتے ہیں کہ اب ہماری کامیابی کی ساعت آ پہنچی ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی توحید کے قیام کے لئے اور اپنی قدرت نمائی کے طور پر نظامِ خلافت کو قائم کرکے دشمنوں کی خوشیوں کو پامال کر دیتا ہے اور مومنوں کی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نظامِ خلافت کو قائم نہ کرے تو کہنا پڑے گا کہ قیامِ نبوت کا عظیم مقصد ناقص اور نا تمام رہ گیا اس لئے شرعاً بھی اور عقلاً بھی نبوت کے بعد خلافت کا ہونا لازمی ہے پس خلافت تتمۂ نبوت ہے۔ اس کے ذریعہ سے صحیح دین کی حفاظت ہوتی ہے دین کو تمکنت حاصل ہوتی ہے۔ جماعت مومنین کی شیرازہ بندی اور اتحاد کا استحکام ہوتا ہے نبی کی روحانیت کا دور ممتد رہتا ہے اور سنتِ نبوی کا نمونہ جاری رہتا ہے۔

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ صفحہ ۳۰)

حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد نہایت ہی مؤثر وعظ فرمایا۔ وہ ایسا دردناک وعظ تھا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل ڈر سے بھر گئے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ الوداع کہنے والے کا وعظ ہے حضور ہمیں کوئی وصیت فرمائیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری یہ وصیت ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور امام اور خلیفۂ وقت کی پوری پوری اطاعت کرو خواہ حبشی غلام ہو۔ یاد رکھو کہ میرے بعد زندہ رہنے والے بہت سے اختلاف دیکھیں گے پس تم پر فرض ہے کہ میری سنت اور خلفاءِ راشدین کی سنّت کو لازم پکڑو پوری طرح اس کی اتباع کرو اور پختہ طور پر اس پر قائم ہو جاؤ نئے نئے امور سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی بات بدعت اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

صحاح ستہ کی اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ تمام فتنوں اور بدعتوں کا علاج صرف یہ ہے کہ سُنّت النبیؐ اور سنت الخلفاء الراشدین کو رہبر بنایا جائے۔ دینِ حنیف کے قیام اور اس کی حفاظت کا یہی طریق ہے کہ سنّتِ نبوی اور سُنّت خلفاء راشدین کی اتباع کی جائے گویا اس حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیتِ استخلاف اور آیت

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

کی تفسیر فرما دی کہ نبوت کے بعد دین کا قیام خلافت سے وابستہ ہے۔

ہم بتا چکے ہیں کہ از روئے قرآنِ مجید و احادیثِ نبویہ خلافت ایک انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کرنے والے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے دائمی بنایا ہے مگر اس کے پانے اور محفوظ رکھنے کے لئے ایمان اور عملِ صالح لازمی شرط ہے ٭

(باقی)

ضروری اعلان

خاکسار اپنے والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحومؓ کے حالاتِ زندگی شائع کرانا چاہتا ہے۔ گو حضرت والد صاحب تابعین میں سے تھے مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوتِ قدسیہ نے حضرت والد صاحب میں ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ خود حضور نے آپ کے بارے میں فرمایا:۔

"سیٹھ صاحب گو پیچھے آئے مگر دینی خدمت میں بہتوں سے آگے نکل گئے"

خدمتِ اسلام کی جو توفیق خدا تعالیٰ نے حضرت والد صاحب مرحومؓ کو عطا فرمائی وہ تقاضا کرتی ہے کہ آنے والی نسلوں کو اس سے باخبر کیا جائے۔ اسی غرض کے لئے خاکسار محترم اخویم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان سے درخواست کر رہا ہے کہ وہ ان کے حالات کو ترتیب دیں۔

مَیں احبابِ جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے والد محترم کے متعلق جو حالات جانتے ہوں وہ قلم بند فرما کر محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحابِ احمد قادیان کو بھجوا دیں۔ عاجز ان کا ممنون ہوگا۔

خاکسار علی محمد الہ دین ایم۔ اے
الہ دین بلڈنگ سکندر آباد (آندھرا پردیش)

ولادت

میرے چھوٹے لڑکے عزیزم شیخ حمید احمد صاحب رشید۔ سینئر گراؤنڈ انجینئر پی۔ آئی۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام منصور احمد رشید رکھا گیا ہے۔ نومولود شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا پوتا اور شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ تمام احبابِ جماعت نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا کرکے مشکور فرما دیں۔

(بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم ۶۲ کینال بنک ریلوے کالونی لاہور)

درخواستِ دعا

میرے نانا جان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کی چند یوم سے طبیعت علیل ہے کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالشکور جاوید۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

احمدیت کے متعلق ایک تعلیم یافتہ غیر احمدی نوجوان کے تاثرات

(از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ہمارے مخالفین تحریکِ احمدیت کو فتنہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ساری دنیا کے لئے خدا کی طرف سے عالمگیر رحمت ہے اور مخالفین میں سے ہی بعض طالبانِ حق آئے دن اس امر کا اظہار کر کے ان مخالفین کے منہ پر چپت رسید کرتے رہتے ہیں۔ ایسے محققین کے تاثرات پبلک کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس وقت بھی ہمیں جنوبی ہند سے ایک تعلیم یافتہ غیر احمدی نوجوان نے احمدیت کے متعلق اپنے تاثرات لکھ کر بھیجے ہیں جو ہم قارئین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔ یہ نوجوان ابھی سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے۔ تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر کامل طور پر حقیقت احمدیت کا انکشاف فرمائے۔ اور اس کی خدمات کا موقعہ ان کو عطا فرمائے۔ آمین۔

وہ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"محترمی مکرمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۰ نومبر کا لکھا ہوا آپ کا خط مجھے وصول ہوا۔ میرے چند استفسارات کے جوابات کے علاوہ ایک الگ چٹھی بھی تھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آج میں پہلی بار اپنے اور احمدیت کے تعلق کے بارے میں کچھ تحریر کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس عظیم الشان خدا کا شکر بجا لاتا ہوں جس نے مجھے عیسائیت جیسے جالی فتنہ سے بچایا اور اسلام میں حقیقی روشنی دکھائی۔

مولانا صاحب! احمدیت کے نام مجھے مندرجہ ذیل خیالات آتے ہیں:۔

۱۔ ایک روحانی تنظیم

۲۔ ٹھوس دلائل رکھنے والا اسلام

۳۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا چہرہ ساتھ ہی ان کی تحریرات پڑھ کر ایک وجد آمیز کیفیت اور ایمانی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور حضرت صاحب کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی معنوں میں عشق اور ان کا (حضرت صاحب کا) اسلام کے لئے حیرت انگیز کام

۴۔ عیسائیت کا توڑ یعنی کسرِ صلیب

۵۔ اسلام میں ایک زبردست تبلیغی جماعت جو حقیقی معنوں میں تبلیغی جماعت ہے۔

۶۔ احمدی مبلغین اور ان کے ٹھوس دلائل، ان کے روحانی چہرے اور دشمن اسلام و احمدیت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینا

۷۔ دوسری جماعتوں کا جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگانا اور گالیاں دینا (حضرت صاحب کو)

۸۔ دعاؤں پر بھروسہ رکھنے والی جماعت

۹۔ وہ جماعت جس کا لٹریچر پڑھ کر جس کے مبلغوں کی صحبت میں رہ کر، جس کے تبلیغی کاموں کو دیکھ کر ایک زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب یعنی فرقانِ مجید کا خیال دل میں آتا ہے

۱۰۔ بعض دفعہ احمدیت اور احمدیوں کے خیال ہی سے خوشی کے مارے آنسو نکل پڑتے ہیں

محترمی مولانا صاحب! آپ اب خیال فرمائیے کہ کیا اب میرے لئے ممکن ہے کہ میں کبھی احمدیت سے الگ رہ سکوں .....

غیر احمدیوں کے تصور ہی سے ایک پھسپھسا اور بودا اسلام کا خیال آتا ہے۔ ساتھ ہی چاروں طرف خطرناک اژدہے نما فتنے کھڑے نظر آتے ہیں۔ جن میں سے سب سے زیادہ ڈر مجھے اب بھی عیسائیت سے ہوتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین بنایا ہے اور جو ساری کائنات کا رب ہے اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کو گواہ رکھ کر لکھ رہا ہوں کہ احمدیت کے تصور ہی سے میرے نزدیک عیسائیت کی پوزیشن نہایت مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ احمدیت ایک زبردست قلعہ ہے۔ جس پر عیسائیت تو کیا کوئی اس سے بڑا فتنہ بھی کسی طرح بھی حملہ نہیں کر سکتا۔ ایک سکون محسوس ہوتا ہے.....

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے دیگر فرقے محض چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں مصروف ہیں۔ احمدیہ جماعت ہی اسلام کے لئے حقیقی معنوں میں کام کر رہی ہے۔ ٹھیک وقت پر ہی حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے مسیحیت کا دعوےٰ کیا"

خاکسار حسن سعید

حیدر آباد ۴ ردسمبر ۱۹۶۳ء

(دبدر ۲۶ ردسمبر ۱۹۶۳ء)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہمیت

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب دو حصوں پر مشتمل ہے ایک حصہ وہ ہے جس کے متعلق آپ نے تحدی فرمائی ہے کہ ان کی مثل مخالفین نہیں لا سکتے۔ مثلاً اعجاز المسیح۔ اعجاز احمدی وغیرہ۔ دوسرا حصہ حضور کی تصانیف کا وہ ہے۔ جس کے متعلق حضور نے گو تحدی نہیں فرمائی۔ لیکن علیٰ وجہ البصیرت یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضور کی یہ تصانیف بھی اپنے اندر ایک معجزانہ شان رکھتی ہیں۔ آپ کی تحریر میں ایک جادو کا اثر ہے۔ جس نے اپنی خوبیوں کے باعث ایک عالم کو مسحور کر لیا ہے۔ آپ کی تصانیف نے ہزاروں اور لاکھوں قلوب میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ اردو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے سیکھیں اور اب پھر میں نصیحت کرتا ہوں اردو کے حامل احمدی ہونگے یا یہ کہ اردو کے حامل احمدی ہو جائیں گے زمانہ خود اردو زبان کو اس طرف لے جا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ الفاظ استعمال کئے جائیں پس ہمارے طلباء کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نمونہ اور ماڈل ہونی چاہئیں۔ بخصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے۔ اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔ (الفضل ۷ اگست ۱۹۳۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"حضور علیہ السلام کی کتب ایک بیش بہا خزانہ ہیں ایسا خزانہ کہ افریقہ کے معدنی ذخائر سے نکلنے والے لعل و جواہر بھی اسکے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتے بجلاف ان مادی جواہرات کی حقیقت ہی کیا ہے اُن بیش بہا روحانی جواہرات کے مقابل میں کہ جب وہ آپ کی جیب میں ہوتے ہیں تو ساتھ ہی خدا آپ کے دل میں ہوتا ہے اگر کسی شخص کو جواہرات اور موتی تو مل جائیں اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا جائے کہ یہ صرف تیرے لئے ہیں تیری اولاد کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے ایسی صورت میں ان موتیوں اور جواہرات کا ملنا اس کے لئے راحت اور اطمینان کا موجب نہیں ہو سکتا وہ اس غم میں ہی گھل گھل کر مر جائے گا کہ دولت ملی بھی تو کسی کام کی نہیں اسکی ہر ممکن کوشش یہ ہوگی کہ وہ ہی اس دولت سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ اس کی اولاد بھی اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو اس طرح ہمیں کب قرار آ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جو جواہرات بکھرے پڑے ہیں ان سے ہم تو فائدہ اٹھائیں لیکن ہماری اولاد اس سے محروم ہی رہے۔ اگر ہم نے اپنی اولادوں کو ان بیش بہا خزائن سے مالا مال کرنے کی طرف توجہ نہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بکھرے پڑے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالےٰ اور لوگوں کو لے آئیگا جو ان خزائن سے اپنے دامن کو بھر کر وہ کام سر انجام دینے میں مصروف ہو جائیں گے جس کی سر انجام دہی کے لئے خدا نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اس وقت کس قدر حسرت ہوگی ان لوگوں کے لئے جو خود ان خزائن سے مالا مال ہونے کے باوجود انہیں اپنی اولادوں میں منتقل کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے اور اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہمیں دی ہے یہ ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ ساری دنیا کے خزانے بھی مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کتب سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور ہم ساتھ ہی اس امر کا بھی خیال رکھیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں کہ آیا ہماری اولادوں کو بھی ان کتب سے صحیح شغف حاصل ہے"۔

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۶۹ء)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل شرائط اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۴۴

نصیر احمد خادم ولد مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ میں اس وقت -/۵۴ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری آمد میں جب زیادتی یا کمی ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- نصیر احمد خادم

گواہ شد:- بشیر احمد خادم قدیمی درویش مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ والد موصی۔

گواہ شد:- فتح محمد کارکن نظارت بہشتی مقبرہ قادیان ۶۱-۱۰-۲۸

گواہ شد:- ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۵۷۱

منکہ محمد عبد القیوم ولد سلیم محمد علی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ بصورت ملازمت مجھے -/۵۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- محمد عبد القیوم موصی ۶۱/۱۱/۲

گواہ شد:- محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ دکن۔

گواہ شد:- مولوی احمد حسین ولد مولوی مومن حسین مرحوم مومن منزل سعید آباد حیدرآباد ۶۱/۱۱/۲

وصیت نمبر ۱۳۷۴۶

سیدہ نور النساء صاحبہ زوجہ سید بدر الدین احمد صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی دارالامان قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور (صوبہ پنجاب)۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۱/۸/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ گیارہ سو روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ زیورات وغیرہ نہیں ہے اور ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الامتہ:- عاجزہ راقمہ نور النساء احمد

گواہ شد:- بدر الدین احمدی عفی عنہ موصی ۵۳۸۳ خاوند موصیہ بقلم خود

گمشدہ کاغذات

جلسہ سالانہ کے ایام میں خاکسار کے بعض نہایت ضروری کاغذات جو ایک رومال میں بند کئے ہوئے تھے مسجد نور و مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے غسلخانہ میں رہ گئے تھے جو تلاش کے باوجود بعد میں دستیاب نہ ہو سکے اگر کسی دوست کو کاغذات ملے ہوں تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ میں اس نوازش پر از حد شکر گزار ہوں گا۔

ڈاکٹر اعجاز الحق

برکت دواخانہ۔ باغ آزاد کشمیر

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالغایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل زمینداروں کا قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنی ایک ضلع کی آمد اُس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی، چہارم پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے اُن کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہیگی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپکی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیگی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم ربوہ)

ریاست کشمیر سے تعلق رکھنے والے مبلغین اور احباب سے گزارش

نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت سے تاریخ احمدیت کشمیر مرتب کی جا رہی ہے اسلئے مبلغین معلمین اور دیگر مبلغان سلسلہ احمدیہ جو ریاست جموں و کشمیر میں متعین ہیں یا رہے ہیں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے حالات سے مطلع فرمائیں تاکہ تاریخ میں محفوظ کرلئے جائیں۔ جن ریاستی احباب نے خود بیعت کی۔ ان سے اور مرحوم احمدی بزرگوں کے پسماندگان سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اور اپنے باپ دادا کی قبول احمدیت اور ملی خدمات کے مستند حالات سے آگاہ فرما دیں جو حلف کے ساتھ بیان کئے گئے ہوں۔ کہ ان کے علم کے مطابق مبینہ حالات و واقعات کے مطابق ہیں پتہ یہ ہے۔

محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ احمدیہ)

کوارٹر مسجد احمدیہ کوٹلی ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر ۶۲/۱/۱۳

12

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے حصہ لینے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۸۱ ۔ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر ۔۔ — ۳
۸۲ ۔ جماعت احمدیہ چک ۹۹ ج ب ضلع سرگودھا ۔۔ — ۱۵
۸۳ ۔ جماعت احمدیہ جھبرل ضلع رحیم یارخان ۔۔ — ۵
۸۴ ۔ لجنہ اماء اللہ چک ۱۱-۳/۲۳۲ ضلع ساہیوال ۔۔ — ۵۰
۸۵ ۔ محترمہ سیدہ بشریٰ انور صاحبہ حلقہ سول لائن لاہور ۔۔ — ۴۰
۸۶ ۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ ” ” ۔۔ — ۲۵
۸۷ ۔ محترمہ آسیہ دختر راجہ علی محمد صاحب گجرات شہر ۔۔ — ۱۰۰
۸۸ ۔ محترمہ عالیہ الیاس صاحبہ سیالکوٹ شہر ۔۔ — ۵
۸۹ ۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار خان صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۔۔ — ۱۰۰
۹۰ ۔ لجنہ اماء اللہ قادرآباد ضلع سیالکوٹ ۔۔ — ۲۰

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ فتح کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ دسمبر ختم ہو چکا ہے قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اس ماہ چندہ اگر نہیں بھجوایا تو فوری طور پر مرکز کو ارسال کریں۔ رقوم بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۱-۶۹	جمعہ	ریسٹ ہاؤس پپیل	سرگودھا
۴-۱-۶۹	ہفتہ	سکول ۔ نہنگ	”
۷-۱-۶۹	منگل	یونین کونسل موچھ	میانوالی
۸-۱-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	”
۱۴-۱-۶۹	منگل	” احمدپور سیال	جھنگ
۱۵-۱-۶۹	بدھ	” جھنگ	”
۱۶-۱-۶۹	جمعرات	ڈی ۔ بی ۔ ریسٹ ہاؤس ۔ قائدآباد	سرگودھا
۲۱-۱-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس ۔ جوہرآباد	”
۲۲-۱-۶۹	بدھ	میانی	”
۲۴-۱-۶۹	جمعہ	کھکڑ	میانوالی
۲۸-۱-۶۹	منگل	سکول ۔ روجھالی	سرگودھا
۳۰-۱-۶۹	جمعرات	طالب والا پتین	”

نوٹ:۔ بھرتی صبح دس بجے ہوگی اور نیوی کی بھی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست ہمراہ لائیں۔

ناظر امور عامہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعلانات نکاح

۱ ۔ خاکسار کے برادران عزیزان ڈاکٹر اختر احمد شیخ و ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ پسران محترم شیخ منظور علی صاحب مرحوم کے نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ ؍ ۱۲ ؍ ۶۸ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء بعوض حق مہر پانچ پانچ ہزار روپیہ بالترتیب ہمراہ عزیزی سیدہ نسرین محمودہ صاحبہ بنت مکرم سید محمد احسن صاحب جیلانی آف ڈیرہ غازیخان و ہمراہ عزیزی فوزیہ حیات صاحبہ بنت مکرم لیفٹیننٹ کرنل سردار محمد حیات خان صاحب آف کوٹ قیصرانی (ڈیرہ غازیخان) پڑھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور مثمر بہ ثمرات بنائے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر شیخ عبداللطیف آف علی گڑھ حال کراچی)

۲ ۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی ممتاز احمد ولد حکیم نصرالدین قریشی (مرحوم) وحدت کالونی لاہور کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز کھوکھر (ریٹائرڈ ہیڈ کلرک) دارالصدر غربی (ب) ربوہ کے ساتھ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر رنگ میں بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

قاضی افتخار احمد عباسی
مکان نمبر ۱۵-ڈی (ای) وحدت کالونی ۔ لاہور

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے فرزند چوہدری عبدالقیوم صاحب کھوکھر کو بروز منگل مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امۃ الاعلیٰ" رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے اور صحت والی عمر عطا فرمائے۔ (چوہدری عبدالعزیز صاحب ۔ کھوکھر ۔ دارالصدر غربی (ب) ربوہ)

شکریہ احباب

میرے داماد محمد سلیم صدیقی صدر قانون گو جڑانوالہ کی حادثاتی وفات کے سلسلہ میں کئی احباب احمدی ۔ غیر احمدی ۔ اپنے ۔ بیگانوں کی طرف سے اتنے خطوط آئے اور آرہے ہیں کہ فرداً فرداً ان کا جواب دینا مجھ ضعیف العمر زخم خوردہ کے لئے ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا میں سب احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ جنہوں نے مجھے ہمدردی کے خطوط لکھے اور زخمی دل پر پھاہا رکھنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(احقر العباد شیر عالم احمدی بی اے ۔ بی ۔ ٹی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرے خسر محترم ماسٹر غلام محمد صاحب بھیر چند روز سے درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی خوشدامنہ بھی چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہر دو کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد یوسف ظفر کارکن دفتر خزانہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ کا ۸۷ واں للٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

لانے والوں کو اپنی غیر معمولی نصرتوں اور تائیدات سے نواز کر ان کے لئے عید کی خوشیوں کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں الٰہی جماعتوں کو بہت سی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انہیں نامساعد حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اِن مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے عید کی خوشیوں کے سامان بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ دراصل یہ تکلیفیں انہیں پہنچتی ہی اس لئے ہیں تاکہ انہیں عید کی خوشیوں اور مسرتوں کا مزہ آسکے۔ حضور نے یہ واضح فرما کر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے دائمی عید مقدر ہو چکی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا متعدد واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بار بار اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر ان کے لئے عید کی خوشیوں کے سامان کئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اِس فضل و احسان اور محبت و پیار کے سلوک پر اُس کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔ اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں اُس دائمی عید کی ایک نئے رنگ میں اب پھر تجدید ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ آپؑ کی قائم کردہ جماعت کو مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات کے باوجود عید کی خوشیاں دکھاتا چلا آرہا ہے۔ اِسکے ثبوت میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرما کر غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں حاصل ہونے والی بعض نئی کامیابیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل کے نتیجہ میں ہمیں کامیابیوں سے نواز کر ہمارے لئے عید کی خوشیوں کے سامان کرتا چلا آرہا ہے۔

حضور نے فرمایا اگرچہ گزشتہ سال نامساعد حالات اور بعض لوگوں کے مخالفانہ طرزِ عمل کی وجہ سے بظاہر مشکلات کا سال تھا۔ ہمیں بہت سی دلآزار باتیں سُننا پڑیں اور شہروں میں جگہ جگہ دیواروں پر لکھے ہوئے بہت سے ناگوار فقرات سے بھی ہماری نگاہیں دوچار ہوتی رہیں لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی "تائید و نصرت سے نواز کر اِس سال کے دوران ہمارے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر عید کی خوشیوں کے سامان مہیا فرمائے۔ خاص اِس ایک سال کے دوران جبکہ ہمارے لئے بظاہر نامساعد حالات پیدا کئے جا رہے تھے یورپین ممالک میں پہلے سب سالوں سے زیادہ بیعتیں ہوئیں چنانچہ اِس عرصہ میں یورپی ممالک میں ۱۲۲ یورپی باشندے مشرف بہ اسلام ہو کر داخلِ سلسلہ ہوئے۔ اِسی طرح عرب ممالک میں چالیس افراد کو قبولِ حق کی سعادت ملی۔ مختلف ممالک میں ۸ نئی مسجدوں کی تعمیر عمل میں آئی۔ غانا میں ایک اور سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا۔ سیرالیون کے سیکنڈری سکول میں سائنس بلاک کا اضافہ ہوا۔ کمپالہ کے سکول کی عمارت میں توسیع ہوئی۔ تنزانیہ میں دو پرائمری سکول کھولے گئے۔ گیمبیا اور گھانا میں میڈیکل سنٹر کھلنے کے سامان ہوئے افریقہ میں بعض مسلمان اداروں نے اپنے سکول ہمارے سپرد کرنے کی پیشکش کی تاکہ انہیں کامیابی سے چلایا جاسکے۔ غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے کام میں مزید وسعت پیدا ہونے سے نمایاں ترقی ظہور میں آئی۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں اگرچہ ابتداءً ۲۵ لاکھ کی تحریک کی گئی تھی تاہم اس میں ۳۶ لاکھ کے وعدے موصول ہوئے اور ان میں سے ۲۶ لاکھ ۲۳ ہزار کی نقد رقوم جمع ہوئیں۔ الغرض خدا تعالیٰ نے اِس سال کے دوران ہمارے ساتھ پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا سلوک کر کے ہمیں بار بار اور بہ تکرار عید کی خوشیوں سے دوچار فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب اللہ تعالیٰ کے اِن غیر معمولی احسانوں اور فضلوں کا علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ذکر فرمایا تو احباب پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد کر کے وجد کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر احسان کے ذکر پر وہ بے اختیار ہو کر بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے بلند کرتے رہے۔ تقریر کیا تھی ایک مژدۂ جانفزا تھی۔ ایک زندگی بخش جام تھی جسے ہزاروں ہزار سامعین جرعہ جرعہ پیتے اور روحانی سرخوشی کے زیرِ اثر بےخود ہوتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت و پیار کے اِس غیر معمولی سلوک اور تائید و نصرت کے اِس پیہم نزول کے اِس تذکرۂ جمیل پر وہ کمال وارفتگی کے عالم میں جھومتے اور سر دھنتے رہے۔ وہ اجلاس ختم ہونے پر خدمتِ اسلام کے نئے عزم نئے جوش اور نئے ولولہ سے مالا مال ہو کر اور اِس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عہد باندھ کر وہاں سے اُٹھے۔ اُس وقت سب کے ہی چہرے پُرنور اور دل خوشیوں سے معمور تھے اور وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس کے حضور سجداتِ شکر بجا لا رہے تھے۔

علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ

اس سے اگلے روز یعنی ۲۸ فتح کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں جو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک نہایت ہی اہم علمی موضوع پر نہایت درجہ روح پرور اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جو مسلسل اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔ اِس تقریر میں حضور نے سورۃ النجم کی آیات وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۔ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى کی نہایت ہی پُر معارف و لطیف تفسیر بیان فرمائی جس کے دوران حضور نے کائنات کی پیدائش کے نہایت درجہ ابلغ نظام اور اس کے مقصد کو واضح فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ۔ ائمۂ سلف کی تحریرات۔ انبیاءِ سابقہ کی دی ہوئی شہادات اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف حوالہ جات کی رُو سے حقیقتِ محمدیہ پر نئے اور اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں واضح فرمایا کہ عالمین کی پیدائش کی وجہ اور اس کی علتِ غائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اسی لئے آپؐ ہی اشرف المخلوقات نبیوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور اُس وقت سے ہیں جبکہ ابھی نہ کائنات بنی تھی اور نہ آدم علیہ السلام معرضِ وجود میں آئے تھے۔ جتنے بھی نبی دُنیا میں مبعوث ہوئے وہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے فیض یافتہ تھے۔ اگر عالمِ قضاء و قدر میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا وجود باجود جو صفاتِ الٰہیہ کا مظہر اتم، کامل ترین انسان، نبیوں کا سردار، خاتم النبیین اور اوّلین و آخرین کا مربی و محسن ہے پیدا کرنے کا فیصلہ نہ فرماتا تو عالمِ موجودات جو عالمِ قضاء و قدر ہی کا عکس ہے کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔ نہ یہ کائنات پیدا ہوتی اور نہ کوئی نبی مبعوث ہوتا۔ یہ کائنات اگر معرضِ وجود میں آئی تو محض اور محض اس لئے کہ عالمِ قضاء و قدر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود پہلے سے موجود تھا اسی لئے آپؐ کا وجود عالم موجودات پر ازل سے موثر ہے اور تاقیامت رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے حقیقتِ محمدیہ کے اِس اظہار کے بارہ میں پیدا ہونے والے بعض اشکال اور اُلجھنوں کا تجزیہ کر کے انہیں بھی بڑے ہی حسین پیرایہ میں حل کیا اور اِس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام اور انتہائی ارفع و اعلیٰ شان کو واضح کر کے بڑی عمدگی کے ساتھ حقیقتِ محمدیہ کو ذہن نشین کرایا۔

حضور کی یہ ٹھوس اور پُرمغز بایں ہمہ نہایت سادہ اور عام فہم تقریر علوم و معارف کا ایک بحرِ بیکراں اور حقائق و دقائق کا ایک بھرپور خزینہ تھی۔ جس نے ہزارہا سامعین کو علوم و معارف کے سمندر میں غوطہ زن کر کے ان کے دامنِ استعداد کو حقائق و دقائق کے جواہرات سے پُر کر دیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور انتہائی بلند و بالا شان کے اِس عرفان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے شدید محبت کے زیرِ اثر بار بار حضرت محمد مصطفےٰ صلعم زندہ باد اور اسلام زندہ باد کے پُرجوش نعرے بلند کرتے رہے اور تقریر سماعت کرنے کے دوران زیرِ لب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج بھیج کر آپؐ کے وجود باجود کے ساتھ اپنے محبت و عشق کے شدید جذبہ کا اظہار کرتے رہے۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ سامعین ہی نہیں کائنات کا ذرّہ ذرّہ وجہِ تخلیقِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے۔ (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴